زکوۃ کا وجوب موجودہ اوزان(گراموں) کے اعتبار سے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی جنید یعقوب بورسدی

زکوۃ دین اسلام کا ایک اہم ترین رکن اور فریضہ ہے اور اس کے مسائل کتب فقہیہ و الفتاوی میں مصرح ہیں.
کچھ مسائل تو وہ ہیں کہ جو کتب فقہیہ کی تصریح کے مطابق آج بھی بعینہ اُسی صورت میں پائے جاتے ہیں البتہ کچھ مسائل کا مدار عرف پر ہوتا ہے.
چنانچہ زکوۃ کے باب میں نفس وجوب کے بارے میں نبیؑ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں فقہاء عظام نے سونے اور چاندی کا نصاب مقرر فرمایا ہے.
(۱) چنانچہ سونے کا نصاب ۲۰ مثقال (۲۰ دینار) طے کیا ہے اور چاندی کا نصاب ۲۰۰ درہم طے کیا ہے. کہ ان کا چالیسواں حصہ یعنی کہ اول الذکر(سونے) میں آدھا مثقال اور ثانی(چاندی) میں ۵ درہم نکالنا واجب ہے.یہ متفق علیہ مسئلہ ہے.
ایک زمانے تک امت مسلمہ اسی کے مطابق زکوۃ کا فریضہ ادا کرتی رہی. پھر جب گرام کا دور آیا تو فقہائے کرام کو سونے اور چاندی کی زکوۃ گراموں میں نکالنے کے لیے ۲۰۰ درہم کے گرام اور ۲۰ مثقال کے گرام نکالنے کی ضرورت پیش آئی.
(۲)چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے ایک درہم کا گرام طے کیا چنانچہ ۳ گرام ٦١ ملی گرام ۸۰۰ مائکروملیگرام گرام طے پایا. اور ایک مثقال کا ٤گرام ۳۷٤ ملی گرام طے پایا.اب ہم اس٤ گرام ۳۷٤ ملی گرام کو ۲۰(مثقال) میں ضرب دینگے تو کل ۸۷ گرام ٤۸۰ ملی گرام ہوگا.چنانچہ اتنا گرام سونا کسی کے پاس ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہو جائےگی.اسی طرح جب ۳ گرام ٦١ ملی گرام ۸۰۰ میکرو گرام کو ۲۰۰ (درہم) میں ضرب دینگے تو کل ٦١٢ گرام ۳٦۰ ملی گرام ہوگا.اس پر زکوۃ کا وجوب ہوگا.
تنبیہ-(۱) واضح رہے کہ ایک گرام=۱۰۰۰ ملی گرام ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ۱۰۰۰ ملی گرام مل کر ایک گرام بنتا ہے- اسی طرح ایک ملی گرام=۱۰۰۰ مائکرو ملی گرام یا یوں کہو کہ ۱۰۰۰مائرکرو ملی گرام مل کر ایک ملی گرام بنتا ہے.(۲) گرام اور ملی گرام اور مائکروملیگرام کو ساتھ میں ضرب دینا ہو تو ضرب کا طریقہ اس طرح ہوگا مثلا ایک درہم کا گرام ۳ گرام ٦١ ملی گرام ۸۰۰ مائکروملی گرام ہے تو ملی گرام سے پہلے "زیرو"رکھینگے.جیسے ۳.۰٦١۸۰۰×۲۰۰=٦١٢.۳٦۰
(۳)اس کے بعد دوسری اہم ضرورت فقہاء کو تولہ کے گرام متعین کرنے کی پیش آئی.
چنانچہ ایک زمانے سے آج تک ایک تولہ =۱۱ گرام ٦٦٤ ملی گرام طے کیا گیا اور اسی کے مطابق کہ جو ۲۰۰ دراہم کے ٦١٢گرام ۳٦۰ ملی گرام اور ۲۰مثقال کے ۸۷ گرام ٤۸۰ملی گرام اوپر ذکر کیے گۓ اس کو تولہ میں convert(تبدیل) کرنے کے لیے اس طرح حساب جوڑا گیا.
٦١٢.۳٦۰÷۱۱.٦٦٤=۵۲.۵تولہ ہوا.
اسی طرح۸۷.٤۸۰÷۱۱.٦٦٤=۷.۵تولہ ہوا.

لیکن آج کے دور میں اب تولہ فی عرف الناس ١١.٦٦٤ گرام سے تبدیل ہو کر ١٠ گرام کا ہو چکا ہے لہذا حساب اس طرح جوڑا جائے گا.

٦١٢.٣٦٠÷١٠=٦١ تولہ ٢ گرام ٣٦٠ملی گرام.

٨٧.٤٨٠÷١٠=٨ تولہ ٧ گرام ٤٨٠ملی گرام.

لہذا آج کے دور میں اگر ٧.٥ تولہ سونے کا نصاب گنیں تو پرانے تولے کے حساب سے ٧.٥ تولہ ہوگا اور نئے تولہ کے حساب سے ٨تولہ ٧ گرام ٤٨٠ملی گام ہوگا-اسی طرح ٥٢٠٥تولہ چاندی کا نصاب پرانے تولے کے حساب سے ہوگا اور نئے تولے کے حساب سے چاندی کا نصاب ٦١ تولہ ٢ گرام ٣٦٠ ملی گرام ہوگا-اور یہ تفصیل مفتی سعید صاحب پالنپوری دامت برکاتہم نے اور دیگر محققین مفتیان کرام نے ذکر کی ہے. اور کتب فتاوی میں مذکور ہے.

خلاصئہ کلام یہ نکلا کہ فی زماننا آپ یوں کہ سکتے ہوں جبکہ آپ ایک تولہ ١١.٦٦٤ گرام کا مانیں کہ تولہ تو چاندی کا ٥٢.٥تولہ ہی ہے. البتہ اس کا گرام ٦١٢ گرام ٣٦٠ ملی گرام ہے اور سونے کا ٧.٥ تولہ ہی ہے اور اس کا گرام ٨٧ گرام٤٨٠ ملی گرام ہے- اور یہی بات مفتی سلمان منصورپوری دامت برکاتہم علینا نے کتاب المسائل میں ذکر کی ہے کہ تولہ تو وہی پرانہ ہے البتہ گرام ٧.٥تولہ کا ٧٥ گرام مراد نہی ہوگا بلکہ ٨٧ گرام ٤٨٠ ملی گرام ہوگا اسی طرح ٥٢.٥تولہ کا گرام ٥٢٥ گرام مراد نہی ہوگا بلکہ ٦١٢ گرام ٣٦٠ ملی گرام ہوگا.

اور اگر آپ ایک تولہ ١٠ گرام کا مانیں تو ٥٢.٥ کے بجائے ٦١.٢.٣٦٠ اور ٧.٥ کے بجائے ٨.٧.٤٨٠ تولہ تسلیم کرنا پڑیگا.

(١) گویا کہ اس مسئلے میں سارا دارومدار ٢٠٠ درہم اور ٢٠ مثقال کے گرام متعین کرنے پر ہے پھر اس کے تولہ ہم جتنے چاہے متعین کر سکتے ہیں.مثلا فقہاء نے ٢٠٠درہم کے ٦١٢.٣٦٠ گرام طے کیے ہیں. یہ بنیاد ہے. اب آپ اِس کو چاہو تو ١١.٦٦٤ پر تقسیم کرو اور چاہو تو ١٠پر تقسیم کرو نتیجتہ پرانے اور نئے اعتبار سے تولہ بدلیگا مگر گرام تو وہی رہیگا.اور بعینہ یہی تفصیل ٢٠ مثقال کے ٨٧.٤٨٠ گرام کی ہے.

(٢)نیز اگر مستقبل میں لوگوں کے عرف میں ١تولہ کا گرام بدلیگا تو کلِ تولہ کم زیادہ بھی ہو سکتے ہیں. مگر گرام وہی رہیگا. اُس صورت میں ٦١٢.٣٦٠ کو اُس نئے تولہ پر تقسیم کر دینا ہوگا تو کلِ تولہ نکل آئے گا اسی پر زکوۃ کا وجوب بتایا جائے گا. الاّ یہ کہ ایک درہم کے گرام ٣.٦١ گرام سے بدل کر کوئی نئ تحقیق آ جائے تو اس وقت اُس ایک درہم کے وزن کو کلِ درہم کے وزن میں ضرب دے کر جو جواب آئے اور اسے بنیاد بنایا جائےاور رائج تولہ پر تقسیم کیا جائے. خلاصہ یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں کلِ گرام کو زمانے میں رائج تولہ پر تقسیم کیا جائے تو صحیح تولہ سامنے آجائے گا.

لہذا یہ بات یاد رہے کہ فی زمانناً لوگوں کے عرف میں تولہ سے مراد ١٠ گرام والا تولہ ہے نہ کہ پرانہ ١٢ گرام یا ١١.٦٦٤ گرام والا تولہ.لہذا عوام کو زکوۃ کا وجوب بتاتے وقت ہم علماء حضرات کو یا تو سیدھا (١)٦١٢.٣٦٠ گرام اور ٨٧.٤٨٠ گرام بتلانا چاہیئے یا پھر (٢)٦١.٢.٣٦٠ تولہ اور ٨.٧.٤٨٠ تولہ بتلانا چاہیئے تا کہ عوام غلط فہمی کا شکار نہ ہو.

واللہ اعلم بالصواب. کتبہ العبد وھورا محمد جنید بورسدي٩٦٦٢٦٣٤٩١٩

ل ل م و